Gun and Political Development in the Sub-continent [بندوق اور برعظیم میں سیاسی ارتقا] بریگیڈیر (ر) شمس الحق قاضی۔ ناشر: شہر یار پبلی کیشنز، سی اے ۵۸، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی۔ صفحات: ۲۴۹۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

عسکری امور کے ماہر اور سیاسی و سماجی تجزیہ نگار کی حیثیت سے جناب شمس الحق قاضی کا نام محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ وہ ان معدودے چند فوجی افسروں میں سے ہیں جو پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ، اپنے علمی اور تاریخی ورثے سے بھی بخوبی آگاہی رکھتے ہیں۔ اس سے بھی زیادہ اہم یہ کہ وہ قومی و ملّی شعور اور دینی جذبے سے بھی سرشار ہیں۔ قاضی صاحب موصوف ملک و ملّت کے مسائل پر برابر سوچ بچار کرتے ہیں اور اپنے مطالعے اور نتائجِ فکر و تحقیق سے اہلِ ملک و ملّت کو بواسطہ قلم و قرطاس باخبر رکھنے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔

زیرِنظر کتاب اُن کی برسوں کی علمی تحقیق کا حاصل ہے۔ اس میں بارود کی ایجاد سے لے کر جدید زمانے کی توپوں اور میزائلوں تک کی کہانی بیان کی گئی ہے۔ بارود کا استعمال حربی تاریخ میں ایک بڑے انقلاب کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ سب سے پہلے مسلمانوں نے عیسائیوں کے خلاف باقاعدہ توپ خانہ استعمال کیا۔ جدید دور کی راکٹ سازی سلطان حیدرعلی والیِ میسور کی مرہونِ منت ہے۔ اس سے پہلے مسلمان منجنیق کا کامیاب تجربہ کر چکے تھے جسے انگریزی میں مشین کا نام دیا گیا۔

مغلوں کے بعد سکھوں نے توپ خانے سے کیسے فائدہ اٹھایا؟ اور چھوٹی بڑی توپوں نے بسا اوقات کسی لڑائی میں کیسے پانسا پلٹ دیا؟ قاضی صاحب نے تاریخی حوالوں کے ساتھ زیرِنظر کتاب میں اس کی پوری تفصیل پیش کی ہے۔ تاہم یہ کتاب خشک، فنی حقائق یا فقط بندوق و بارود کے کوائف پر مشتمل نہیں بلکہ برعظیم کے سیاسی مدوجزر کا ایک روشن آئینہ بھی ہے۔ خصوصاً اس تناظر میں کہ توپ خانے اور جنگی ہتھیاروں نے کس طرح سیاست کے نشیب و فراز کو متاثر کیا۔ مصنف یہ بھی بتاتے ہیں کہ مدمقابل پر غلبے اور اسے شکست دینے کا انحصار محض توپوں اور دیگر جنگی ہتھیاروں پر نہیں ہوتا بلکہ اصل چیز وہ عسکری روح ہے جو کسی فوج کے جسم و جان میں سرایت کر کے اسے فتح سے ہم کنار کرتی ہے۔ انھوں نے مثالیں دے کر بتایا ہے کہ مغلوں کے زوال میں بنیادی کردار فوجی افسروں کی آرام طلبی، بزدلی اور غداری کا تھا۔